41855 - کیا وہ والدہ کی طرف سے حج کرے کا والد کی جانب سے ؟

سوال

میں حج کرچکا ہوں اور میرے والدین فوت ہوچکے ہیں میں ان کی جانب سے حج کرنا چاہتا ہوں کیا والدہ کی طرف سے پہلے حج کروں ؟
اور اگر دونوں کی طرف سے حج کرتا ہوں تو دوسرے کے لیے مجھے قرض حاصل کرکے کسی دوسرے شخص کو حج بدل کروانا ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

حسن سلوک میں والدہ کا مقام والد سے زیادہ ہے اس لیے والدہ حسن سلوک کی زیادہ مستحق ہے :

بخاری اور مسلم رحمہما اللہ نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ :

ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ میرے حسن سلوک کا مستحق کون ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تیری والدہ، اس شخص نے کہا : پھر کون ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تیری والدہ، وہ شخص کہنے لگا : پھر کون ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تیری والدہ، اس شخص نے کہا پھر کون ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : پھر تیرا والد"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5971) صحیح مسلم حدیث نمبر (2548)

ابن بطال رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اس کا تقاضا یہ ہے کہ والد کی بنسبت والدہ تین حصے زیادہ حسن سلوک کی مستحق ہے، ان کا کہنا ہے کہ : یہ حمل اور پھر وضع حمل اور پھر دودھ پلانے کی صعوبت برداشت کرنے کی بنا پر ہے، اور اس میں ماں کو انفرادی حیثیت حاصل ہے اور وہی یہ بوجھ اور تکلیف برداشت کرتی ہے، پھر والد تربیت میں شامل ہوتا ہے.

اور اس کا اشارہ مندرجہ ذیل فرمان باری میں موجود ہے :

{اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق نصیحت کی ہے، اس کی ماں نے دکھ پر دکھ اٹھا کر اسے حمل میں رکھا اور اس کی دودھ چھڑائی دو برس میں ہے}.لقمان (14).

اللہ تعالی نے نصیحت میں برابری کی اور والدہ کو تین امور میں خصوصیت سے نوازا.

قرطبی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

مراد یہ ہے کہ نیکی اور حسن سلوک میں والدہ کو زیادہ حق حاصل ہے اور حقوق زیادہ ہونے کے وقت والدہ کے حقوق کو مقدم کیا جائے گا.

اور قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

جمہور علماء کرام کا کہنا ہے کہ نیکی اور احسان میں والدہ کو والد سے مقدم کیا جائے گا.

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ : نیکی میں دونوں برابر ہیں، لیکن صحیح پہلا قول ہی ہے. انتہی

ماخوذ از فتح الباری لابن حجر.

اور مسلم کی شرح میں امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اس حدیث میں الصحابۃ صحبۃ کے معنی میں ہے، علماء کرام کا کہنا ہے کہ والدہ کو مقدم کرنے کا سبب اولاد کے متعلق اس کی تکالیف کا زیادہ ہونا ہے، اور ماں کی اولاد پر شفقت اور خدمت کرنا اور حمل اور پھر جننے اور پھر دودھ پلانے کی مشقت برداشت کرنے، اور پھر بچے کی تربیت اور اس کی بیماری وغیرہ کا خیال کرنے کی بنا پر ہے. انتہی

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے اس جیسے مسئلہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو ان کا جواب تھا :

پہلے اپنی والدہ کی جانب سے حج کرو کیونکہ ماں باپ سے نیکی اور حسن سلوک کی زیادہ حقدار ہے، یہ تو فرضی حج میں ہے، لیکن اگر ماں کی طرف سے نفلی حج ہو اور باپ کا فرضی تو پھر والد کا حج پہلے کیا جائیگا کیونکہ یہ فرضی ہے.

لیکن والد کی جانب سے حج کرنے کے لیے آپ رقم قرض نہ لیں، اور اگر آئندہ برس آپ قدرت رکھیں تو والد کی جانب سے حج کر لیں، اور آپ کا والد کی جانب سے خود حج کرنا کسی دوسرے کو حج میں نائب بنانے سے بہتر اور افضل ہے، کیونکہ آپ کا اپنے والد کے لیے اخلاص کسی دوسرے کا آپ کے والد کے لیے اخلاص سے زیادہ ہوگا.

اس لیے ہم یہ کہتے ہیں کہ : اپنے والد کی جانب سے حج کرنے کے لیے آپ قرض حاصل نہ کریں تا کہ کسی کو والد کی جانب سے حج بدل کروائیں، بلکہ اس برس جب آپ کو استطاعت حاصل ہے تو اپنی والدہ کی جانب سے حج کر لیں، اور آئندہ برس اگر طاقت ہوئی تو اپنے والد کی جانب سے حج کر لیں. انتہی

دیکھیں : فتاوی ابن عثیمین (134/21).

واللہ اعلم.